فقھی سین جیم

علامہ سید محمد منور شاہ السواتی النقشبندی

خادم الافتاء والحدیث المرکز الاسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی

****

سوال : ۱ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک غیر مسلم جو کہ حالت کفر میں گستاخ رسول رہا ہو، وہ گستاخی کرنے کے بعد تائب ہوکر مسلمان ہوجاتا ہے تو کیا ایسا شخص اب بھی واجب القتل ہوگا۔ بحیثیت گستاخ کے؟ سائل: نصیر احمد نوری، کراچی

جواب :

ایک طویل حدیث شریف میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ (ﷺ دائما ابدا) کو قتل کرڈالوں۔ اگر میں اس وقت مرجاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ (آگے حدیث جاری ہے) (مسلم شریف باب ۵۴۔ کون الاسلام یھدم ما قبلہ وکذا الھجرۃ والحج) ص ۱۰۷ ج ۱)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام سے قبل عداوت رسول میں اتنی سختی کہ قتل تک کا ارادہ کرنا تو اس سے بڑھ کر گستاخی کیا ہوگی؟ اسی حدیث میں آگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواباً کسی سوال پر ارشاد فرمایا؛ کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے؟"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام کا واقعہ اور ارادۂ قتل۔ حضرت عکرمہ بن ابو جہل رضی اللہ عنہ جو کہ اسلام دشمن کافر تھے لیکن اسلام لانے کے باعث سابقہ تمام قسم کے گناہ کفر و شرک گستاخی وغیرہ سب معاف ہوگئے۔

مندرجہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے معلوم ہوا کہ قبول اسلام سے قبل کئے

☆صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہوتی ہے جس طرح "بعت اور اشتریت" وغیرہ☆